

يُغْنِيْهِ وَجْهَ يَوْمِئِنْ مُسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ

ضَاحِكَةٌ	يُغْنِيْ	وَجْهَ	يَوْمِئِنْ	مُسْفِرَةٌ	وَ	جَهَنَّمَ
جَوَادُوْرُوْلَ سَبَبَ بِرَدَارِكَيْ	اَسَ	بَهْتَ سَبَبَرَے	اَسَ دَنْ	چَكَرَبَے	بَهْتَ	بَهْتَ
بَنَ كَرَے-كَارَے اَورَ كَتَنَتَ مَنَاسَ رَوْزَجَكَرَبَے هَوَنَگَ	خَداَنَ					

مُسْتَبِشَرَةٌ وَجَهَنَّمَ يَوْمِئِنْ عَلَيْهَا

عَلَيْهَا	مُسْتَبِشَرَةٌ	وَجَهَنَّمَ	يَوْمِئِنْ	وَ	مُسْتَبِشَرَةٌ	عَلَيْهَا
شَادَانَ	اَورَ	كَتَنَتَ بَهْتَرَے	اَسَ دَنْ	پَرَے	اَورَ	اَنَ
دَشَادَانَ (يَوْمَانَ تَنَكَارَهُنَّ) اَورَ كَتَنَتَ شَهْرَهُونَ گَنَ پَرَگَرَدَرَ						

غَرَّةٌ لَّا تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ اُولَئِكَ

اُولَئِكَ	غَرَّةٌ	تَرْهَقُ	قَتَرَةٌ	هَا	اُولَئِكَ
رَهْيَهُونَ ہَوَنَگَ	گَرَادَغَارَهُونَ	چَهَارَتَنَ ہَوَنَگَ	اَنَ پَرَے	سَيَاهِی	بَنَیَ لوگَ ہَیں
رَهْيَهُونَ (اوَرَ) سَيَاهِی چَهَارَتَنَ ہَوَنَگَ					

هُمُ الْكَافِرُهُ الْفَجَرُهُ

الْفَجَرُهُ	الْكَافِرُهُ	هُمُ
بَدَار	مَكْرُح	وَ
كَفَارَ بَدَارَهُونَ		



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع خدا کا نام لے کر جو براہم بران نہیں رحم والا ہے۔

اعمال: يُغْنِيْ: وہ (اسکو) شغول رکھی یعنی دوسروں کی خوبیں لینے دیکی اغْنَاء (بے پرواہ کرنا) سے مفارع واحد غائب مذکور اغْنَى۔

يُغْنِيْ-تَرْهَقُ: وہ چھا جاتی ہے، چھا جائے گی، رَهْقَ سے مفارع واحد غائب مذکور اسْتَرْهَقَ، بَرْهَقَ۔

اسماء: مُسْفِرَةٌ: روشن، چکدار، پچنے والے اُسم فاعل (واحد مؤنث)۔ **مُسْتَبِشَرَةٌ:** شاقی، شاداں، ایسا۔ **قَتَرَةٌ:** گرز سایا۔

الْفَجَرُهُ: گناہوں میں پھنسے رہنے والے بدکار لوگ فَاجِرَ کی جمع ہے اُسم فاعل مذکور۔

نکے سے در بھاگے گا، ہر کسی کو اپنی اپنی پڑی ہوگی۔

آیت ۲۸ تا ۳۲ میں تباہی گیا ہے کہ قیامت کا قائم ہوتا لازمی ہے پھر ہر دو گروہوں کے انجمام کا تذکرہ ہے۔ اللہ کی نعمتوں کا شرارادا کرنے والوں اور اسکی نعمتوں کا انکار اور ناٹھیری کرنے والوں کو اپنے اپنے انجمام سے دوچار ہونا پڑے گا۔

سورہ کے آغاز میں بھی دو گروہوں کا تذکرہ ہے ایک وہ جو اللہ سے ڈرتے ہوئے حق کی جنتوں میں لگے رہتے ہیں دوسرے وہ جو ہدایت سے بے نیازی اختیار کر کے حق سے روگردانی کرتے ہیں۔ آخر میں انہی دو گروہوں کے انجمام کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

آخرت پر لپیٹن ایسا صور ہے
جس سے اسلام کے مطلوب
انسانی کردار وجود میں آتے
ہیں۔ قرآن کا مطلوب انسان
بھی اس صور آخرت سے
اباگر روتا ہے۔

سُوْرَةُ الشَّكُورِ کی در کی
ابتدائی سورتوں میں سے ہے
جس میں قیامت کی خفیت کی
گئی ہے۔

نیز آیت ۲۶۱ میں ایک ایسا
منظروں کیا گیا ہے جو موجودہ
نظام کے برعکس کائناتی
انقلاب ہو گا جس کی پیٹ
میں اجرام سماوی و ارضی وحشی
جانور اور انسانوں کے تمام
اطوار میں انقلاب رونما ہو گا۔

اسے تجھے میں ہر پوشیدہ اور
تاہم علوم پر بنہر ہو جائیگا۔ ہر

شخص روز حساب کے لیے جو
کچھ بہراہ زاوراہ لایا تھا وہ اس
کے سامنے آجائے گا اور ہر

تفصیل کو اپنی عزیز ترین پیڑوں
کا ہوں نہ رہے گا۔ اس مرحلہ
میں اس کے ارد گرد ہر شے
انقلاب کی زدیں ہو گی موجودہ
کائنات کا مربوط موزوں و
متاسب حرکات کا اور انتہائی

إِذَا الشَّمْسُ كَوِيرٌ وَإِذَا النُّجُومُ

إِذَا	الشَّمْسُ	كَوِيرٌ	وَ	إِذَا	النُّجُومُ
جَب	سُورَةُ	لَيْلٌ	وَ	أَوْ	سَارَےٌ
جب سورَةُ لَيْلٌ	لَيْلٌ	جَب	وَ	أَوْ	سَارَےٌ

جب سورَةُ لَيْلٌ ہے۔ اور جب تارے

إِنْكَدَرَاتٌ وَإِذَا الْجِبَالُ سُرِّيَاتٌ

إِنْكَدَرَاتٌ	وَ	إِذَا	الْجِبَالُ	سُرِّيَاتٌ
بِنُورٍ	وَ	أَوْ	بَهَارٌ	جَلَاءٌ
بِنُورٍ	وَ	أَوْ	بَهَارٌ	جَلَاءٌ

بنور ہو جائیں گے۔ اور جب پہاڑ جائیں گے۔

وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِلَتٌ وَإِذَا الْوَحْشُ

وَ إِذَا	الْعِشَارُ	عُطِلَتٌ	وَ	إِذَا	الْوَحْشُ
أَوْ	جَب	بَهَارٌ	وَ	إِذَا	جَانُورٌ
بَهَارٌ	وَ	بَهَارٌ	وَ	جَانُورٌ	وَ

اور جب بیانے والی اوشنیاں بے کار ہو جائیں گی۔ اور جب وحشی جانور

حُشِرَاتٌ وَإِذَا الْبِحَارُ سِجَرَاتٌ وَإِذَا

حُشِرَاتٌ	وَ	إِذَا	الْبِحَارُ	سِجَرَاتٌ	وَ	إِذَا
أَكْثَرٌ	وَ	أَوْ	دُرِيَا/سِنَدَرٌ	آگٌ	مِنْ جِبُولٍ	أَوْ
آگٌ	وَ	آگٌ	دُرِيَا/سِنَدَرٌ	آگٌ	مِنْ جِبُولٍ	أَوْ

اکٹھے ہو جائیں گے۔ اور جب دریا آگ ہو جائیں گے۔ اور جب

النُّفُوسُ زُوْجَتٌ وَإِذَا الْمَوْعِدَةُ سُيلَتٌ

النُّفُوسُ	زُوْجَتٌ	وَ	إِذَا	الْمَوْعِدَةُ	سُيلَتٌ
رُوْحِيں	مَلَادِی جَائِیں گی	وَ	إِذَا	زِندَه درگوڑاکی سے	بُوچا جائے گا
رُوْحِیں	مَلَادِی جَائِیں گی	وَ	إِذَا	زِندَه درگوڑاکی سے	بُوچا جائے گا

روحیں (بدنوں سے) ملادِی جائیں گی۔ اور جب اس لڑکی سے جو زندہ دفادری گئی یہ بُوچا جائیگا

افعال: **كَوِيرٌ**: وہ لپیٹنی گئی شکور (لپینا) سے ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔ **إِنْكَدَرَاتٌ**: تاریک ہوئی، میلی/بنور ہو گئی،

إِنْكَدَارٌ سے ماضی واحد غائب مؤنث۔ **عُطِلَتٌ**: وہ بے کار چھوڑ دی گئی انْطَطِيلٌ (بے کار چھوڑنا) سے ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔

حُشِرَاتٌ: وہ جمع کی گئی حُشُر (بمعنی جمع کرنا) سے ایضاً حُشُر، بِحُشُر۔ **سِجَرَاتٌ**: وہ توڑ میں ڈالی گئی آگ میں جو گوکی گئی تَسْجِيرٌ

سے ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔ **زُوْجَتٌ**: وہ ملائی گئی تزویج سے ایضاً۔ **سُيلَتٌ**: اس سے بُوچا گیا، سؤال سے ایضاً۔

إِمَاءَ الْعِشَارُ: دس میںیں کی حاملہ اوشنیاں عُشَرَاءُ واحد۔ **النُّفُوسُ**: بائیں، راست، نفس، واحد۔ **الْمَوْعِدَةُ**: زندہ درگوڑاکی اسم مفعول۔

مضبوط و متحكم نظام دریم بریم
ہو جائے گا۔

آیت ۷۶ تا ۱۲ میں اس
حادثہ قیامت کے دوسرے
مرحلہ کا ذکر ہے جب روسیں
ازرسنو جموں کے ساتھ
جوڑوی جائیں گی تھے اعمال
سائنس حاضر کر دیئے جائیں
گے جرام کی باز پرس ہو گئی زندہ
کاٹھی جانے والی لڑکی سے
پوچھا جائے گا کہ وہ کس جم
میں قتل کی گئی۔ اس وقت آسمان
کا پردہ ہشاد بیجاۓ گا اور دوزخ

وجنت قریب کرو جائے گی۔
اس وقت ہر شخص کو معلوم
ہو جائے گا کہ خدا کے حضور وہ
کیا کر حاضر ہوا ہے۔

آیت ۱۵ تا ۲۶ میں
ستاروں کے ٹوٹنے اور تاریک
شب کے بعد صحیح کاظمہور اس
بات کی شہادت ہے کہ قرآن
کاہنوں یا کسی دیوانے کی
برہنیں بلکہ یہ خدا کے برگزیدہ
فرشته عالی مقام اور نعمات دار
پیغام بر کا لایا ہوا کلام ہے۔
قرآن کے مکذبین کو تنبیہ کی گئی
کہ جو رسول تمہیں یہ کلام سننا
رہا ہے وہ کوئی دیوانہ نہیں ہے

يَا أَيُّ ذَلِكَ قُتِلَتُ ۝ وَإِذَا الصُّفُوفُ نُشَرَتُ ۝ ۱۰

بِأَيِّ ذَلِكَ قُتِلَتُ وَ إِذَا الصُّفُوفُ نُشَرَتُ ۝ ۱۰	نُشَرَتُ	إِذَا الصُّفُoffs	قُتِلَتُ وَ	بِأَيِّ ذَلِكَ
کس گناہ پر ماری گئی اور جب (علمون کے) فرض کوئے جائیں گے۔	کوئے جائیں کے	اعمال تھے	جب	گناہ پر
کوہ کس گناہ پر ماری گئی؟ اور جب (علمون کے) فرض کوئے جائیں گے۔				

وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتُ ۝ وَإِذَا الْجَهَنَّمُ

وَ إِذَا الْجَهَنَّمُ ۝	كُشِطَتُ	وَ إِذَا السَّمَاءُ	كُشِطَتُ	وَ إِذَا
اور جب آسمان کی کھال کھیٹھی جائے گی۔ اور جب دوزخ (کی آگ)	اور جب	آسمان کی	کھال کھیٹھی جائے گی	دوڑخ

سَعِرَتْ ۝ وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلَفَتْ ۝ عَلِمَتْ ۝ ۱۲

عَلِمَتْ	أُزْلَفَتْ	إِذَا الْجَنَّةُ	وَ	سَعِرَتْ
بھر کائی جائے گی	اور جب	بہشت	قریب لائی جائے گی	تب جان لے گا
بھر کائی جائے گی۔ اور جب بہشت قریب لائی جائے گی۔ تب ہر شخص معلوم کر لے گا				

نَفْسٌ مَا أَحْضَرَتْ ۝ فَلَا أَقْسِمُ بِالْخُنَسِ ۝ ۱۵

بِالْخُنَسِ	أَقْسِمُ	مَا أَحْضَرَتْ	وَ لَا	نَفْسٌ
ہر شخص کیا لے کر آیا ہے؟ ہم کو ان ستاروں کی قسم جو پیچھے ہٹ جاتے ہیں	پس نہیں	میں تم کھاتا ہوں	پیچھے ہٹ جانے والوں کی	ہر شخص
کوہ کیا لے کر آیا ہے؟ ہم کو ان ستاروں کی قسم جو پیچھے ہٹ جاتے ہیں				

الْجَوَارِ الْكُنَسِ ۝ وَالْيُلُ ۝ إِذَا عَسَعَسَ ۝ ۱۶

عَسَعَسَ	إِذَا	الْيُلُ	وَ	الْكُنَسِ	الْجَوَارِ
چلنے والوں کی جو غائب ہو جاتے ہیں	اور رات کی قسم	جب	بھیل کر رخصت ہو جائے	لے گئی	چلنے والوں کی
(اور) جو سیر کرتے اور غائب ہو جاتے ہیں۔ اور رات کی قسم جب ختم ہونے لگتے ہے					

اعوال: گُشِطَتُ: کھال اتاری گئی گُشِطَ (گُشِطَ بِگُشِطَ) سے ماضی محبول واحد غائب مؤوث۔ سَعِرَتُ: وہ بھر کائی گئی تَسْعِيرَتُ: ایضاً۔ اُزْلَفَتُ: وہ قریب لائی گئی اُزْلَفَتُ سے ایضاً۔ **احضَرَتُ:** اس نے حاضر کیا / لے کر آیا احضَرَتُ سے ماضی واحد غائب مؤوث۔ **عَسَعَسَ:** رات کا اندر چاہا گیا اندھر اُخْرَم ہوا عَسَعَسَ سے ماضی واحد غائب مؤوث۔ (اوپراغل کا یاق میں مستقبل (اوپراغل) میں آجہ بسبب اذَا (ظرف زمان) کے ہے) **اسَاءَ: اَيِّ:** کس لیے، کونا، کہہ استفہام۔ **ذَلِكُ:** گناہ۔ **الْخُنَسِ:** پیچھے ہٹ جانے والے مراد ستارے اس فاعل۔ **الْجَوَارِ:** چلنے والیاں، کشیاں جا رہیہ واحد اسم فاعل مؤوث۔ **الْكُنَسِ:** چھپ جانیوالے ستارے اس فاعل۔

بلکہ اللہ کا رسول اور نہایت فزانہ ہے۔ وہ جس فرشتے سے اپنی ملاقات کا بھوئی کرتا ہے اس کو اس تے کھل آمان کے قبض پر دن کی روشنی میں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اس پر جو جوی آتی ہے وہ غیر ارادی طور پر میداء فیض سے آتی ہے۔ وہ لوگ نادان ہیں جو اس کلام کو کسی شیطان رحم کا القاء سمجھتے ہیں۔ اس لعیم سے مدد موڑ کر آخر تم کدھر جا رہے ہو؟

وَ الصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ لَا إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ

رَسُولٌ	قَوْلُ	إِنَّهُ	تَنَفَّسَ	إِذَا	الصُّبْحِ
اور مجھ کی	بیشک	یہ	البَتَة	وَهُوَ دُوَارُهُ	فِي

اور مجھ کی قسم جب نمودار ہوتی ہے کہ بیشک یہ (قرآن) فرشتے عالی مقام

كَرِيمٌ لِّذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ

الْعَرْشِ	ذِي	قُوَّةٍ	عِنْدَ	ذِي	كَرِيمٌ
عالی مقام/عزت والے کا	ماں	زندگی	وقت	جو صاحب	عَزْلَةَ كَرِيمٍ

کی زبان کا پیغام ہے جو صاحب قوت ماں کو عرش کے ہاں اوپنے

مَكِينٌ لَا مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٌ ۚ وَ مَا

مَكِينٌ	وَ	أَمِينٌ	ثَمَّ	مُطَاعٍ	مَكِينٌ
اوپنے درجے والا	اور	امانت دار ہے	دہان	سردار	نہیں

درجے والا سردار (اور) امانت دار ہے۔ اور (سے کے والوں) تھمارے

صَاحِبُكُمْ بِمَجْنونٍ ۗ وَقَدْ سَأَدَ بِالْأَفْقِ

بِالْأَفْقِ	رَأَةٌ	لَقَدْ	وَ	بِمَجْنونٍ	كُمْ	صَاحِبُ
رفق	دیوانہ	اور	بیشک	اعقین	اس نے دیکھا ہے	اسکو آمان کے کنارے پر

رفق (یعنی ہم) دیوانے نہیں ہیں۔ بیشک انہوں نے اس (فرشتے) کو (آمان کے کھلے یعنی)

الْمُبِينٌ ۗ وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۚ

بِضَنِينٍ	الْغَيْبِ	عَلَى	هُوَ	مَا	وَ	الْمُبِينٌ
بچنے	پوشیدہ باتوں	پر	وہ	نہیں	اور	کھلے

مشرقی کنارے پر دیکھا ہے۔ اور وہ پوشیدہ باتوں (کے ظاہر کرنے) میں بچنے نہیں۔

اغوال نہ رائی: اس نے دیکھا رازویہ سے ماضی واحد غائب مذکور رائی، بری۔

اماء: مَكِينٌ: مرتبے والا صفت مشہر کا صینہ۔ مُطَاعٍ: اطاعت کیا ہو یعنی جسکی اطاعت کی جائے اسے مفعول۔ ثَمَّ: دہان

(ظرف مکان) اسم اشارہ۔ أَمِينٌ: امانت دار، معتر، صینہ صفت۔ ضَنِينٍ: بچنے، بچنے، بچنے، صفت مشہر۔

وَ مَا هُوَ بِقُولٍ شَيْطَنٌ رَّجِيمٌ ﴿۲۵﴾ فَإِنَّ

وَ	مَا	هُوَ	بِقُولٍ	شَيْطَنٌ	رَّجِيمٌ	فَ	أَيْنَ
اور	نہیں	وہ/ای	کلام	شیطان	مردود کا	پھر	کدر

اور یہ شیطان مردود کا کلام نہیں۔ پھر تم کدر

تَذَهَّبُونَ ط ۲۶ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرُ الْعَلَمِينَ ۷۷

تَذَهَّبُونَ	إِنْ	هُوَ	إِلَّا	ذِكْرُ	لِ	الْعَلَمِينَ
تم جار ہے ہو	نہیں	یہ	مگر	نیحت ہے	لیے	جهان والوں کے

جار ہے ہو؟ یہ تو جہان کے لوگوں کے لیے نیحت ہے۔

لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمُ ۖ ۲۸

لِمَنْ	شَاءَ	مِنْكُمْ	أَنْ	يَسْتَقِيمُ
اسکے لیے ہو	چاہے	تم میں سے	کہ	سیدھا چلے

(یعنی) اس کے لیے جو تم میں سے سیدھی چال چلانا چاہے۔

وَ مَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ

وَ	مَا	تَشَاءُونَ	إِلَّا	أَنْ	يَشَاءَ	اللَّهُ
اور	نہیں	چاہو گئے	مگر	وہی	جو چاہے	اللہ

اور تم کچھ بھی نہیں چاہ کئے مگر وہی جو خدا نے

سَرْبُ الْعَلَمِينَ

الْعَلَمِينَ	رَبُّ
سارے جہانوں کا	پروردگار

رب العالمین چاہے۔

آیت ۲۷ ۲۹۶ میں اس کلام کو بھلانے والوں کو منتبہ کیا جا رہا ہے کہ تم ضد میں آکر اللہ کا کچھ بجاوے نہیں سکتے اور نہ ہی اس کے رسول کا۔ تم اپنی ہی ہبھائی کام کا سامان کر رہے ہوئے کام تمہارے لیے یادوں میں بے اس سے فائدہ اخانتہ اخانتہ تمہارا اپنا کام ہے نہ رسول کی یہ ذمہ داری ہے کہ تمہارے والوں کو زبردستی بدلتے اور نہ یہ اللہ کی سنت ہے کہ وہ کسی کو قبول کرنے پر مجبور کر دے۔ اسکے لیے صرف انہی کے سینے کھلیں گے جو سیدھی راہ کے طالب ہیں اور طلب صادق کی بنا پر ان میں حوصلہ پیدا ہوگا اور وہ اس سے فائدہ بھی حاصل کریں گے۔ یہی سنت انہی کا ضابط ہے۔

انعال: تَذَهَّبُونَ: تم جاتے ہوئے ہبھاں سے مفارع جمع حاضر مکر ذہب بذہب۔ تَشَاءُونَ: تم چاہتے ہو/چاہو گے، مُشیَّةً سے ایضاً، شاءً، يَشَاءَ۔

اسماع: رَجِيمٌ: لعنت زده راندہ ہوا، مردود، صیغہ صفت۔ اَيْنَ: کہاں، کلمہ استفهام۔